بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

یوم بدھ

ربوہ

خطبہ نمبر ۲۴

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ - ۲۲ وفا ۱۳۴۹ھ - ۲۲ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۶۷

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲۱ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے ایبٹ آباد سے کل مورخہ ۲۰ وفا کو بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضور کو کل شام گردن کے عضلات میں شدید بل پڑ جانے کی وجہ سے بہت تکلیف رہی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج صبح اس تکلیف سے کافی افاقہ ہے الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ان دنوں ایبٹ آباد تشریف فرما ہیں جیسا کہ احباب کو علم ہے ان کی طبیعت ایک عرصہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین ٭

• محترم خواجہ عبد القیوم صاحب بٹ (جمیل لاج ربوہ) ایک عرصہ سے بعارضہ یرقان سخت بیمار ہیں۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ٭

حضور ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈاک کا مستقل پتہ یہ ہے:-

معرفت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم اپنے خدا پر یہ قوی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے صادق بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا

حضرت ابراہیمؑ کی طرح اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تو وہ آگ اسے جلا نہیں سکتی

"ہم اپنے خدا تعالیٰ پر یہ قوی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے صادق بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیمؑ کی طرح اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تو وہ آگ اس کو جلا نہیں سکتی۔ ہمارا مذہب یہی ہے کہ ایک آگ نہیں اگر ہزار آگ بھی ہو تو وہ جلا نہیں سکتی۔ صادق اُس میں ڈالا جاوے تو وہ ضرور بچ جاوے گا۔ ہم کو اگر اس کام کے مقابلہ میں جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے آگ میں ڈالا جاوے تو ہمارا یقین ہے کہ آگ جلا نہیں سکے گی اور اگر شیروں کے پنجرہ میں ڈالا جاوے تو وہ کھا نہ سکیں گے۔ مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ ہمارا خدا وہ خدا نہیں جو اپنے صادق کی مدد نہ کر سکے۔ بلکہ ہمارا خدا قادر خدا ہے جو اپنے بندوں اور اس کے غیروں میں مابہ الامتیاز رکھ دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر دعا بھی ایک فضول شئے ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ مَیں خدا تعالیٰ کی نسبت بیان کرتا ہوں اس کی قوتیں اور طاقتیں اس سے بھی کروڑ در کروڑ درجے بڑھ کر ہیں جن کو ہم بیان نہیں کر سکتے۔

ہمارا ایمان ہے کہ اگر قریشِ مکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر آگ میں ڈال دیتے تو وہ آگ ہرگز ہرگز آپ کو جلا نہیں سکتی تھی۔ اگر کوئی محض اس بناء پر کہ آگ اپنی تاثیر نہیں چھوڑتی انکار کرے تو وہ خبیث اور کافر ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے جب ان سب دشمنوں کو مخاطب کر کے یہ کہہ دیا فَکِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا تم سب مکر کر کے دیکھ لو مَیں اس کو ضرور بچا لوں گا، پھر اگر کوئی یہ وہم بھی کرے کہ آگ میں ڈالتے تو معاذ اللہ جل جاتے تو یہ کفر ہے قرآن شریف سچا ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں۔ وہ کوئی بھی حیلہ اور فریب آپ کی جان لینے کے لئے کرتے اللہ تعالیٰ ضرور اُن کے گزند سے محفوظ رکھتا جیسا کہ محفوظ رکھ کر دکھا دیا۔ خواہ وہ صلیب کا مکر کرتے خواہ آگ میں ڈالنے کا غرض کوئی بھی کرتے آخر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے وعدے کے موافق صادق ثابت ہوتے جیسا کہ ہوئے۔ جس طرف ہم اپنی جماعت کو کھینچنا چاہتے ہیں وہ یہی عظیم الشان مرحلہ خدا شناسی کا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ سب کچھ ہو جاویگا۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۹۰، ۲۹۱)

ضروری اعلان

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی طرف سے یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ چندہ کے چیک یا ڈرافٹ ان کے نام بھیجے جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سیکرٹری صاحب کا اعلان درست نہیں نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدوں کی ادائیگی کے چیک یا بنک ڈرافٹ یا منی آرڈر صرف صدر انجمن احمدیہ یا افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام ہونے چاہئیں اور کسی کے نام نہیں۔ ایسے چیک یا بنک ڈرافٹ اپنے وعدوں کے ساتھ سیکرٹری صاحب کو بھجوائے جا سکتے ہیں مگر ان کے نام کے نہیں ہونے چاہئیں ٭

خلیفۃ المسیح الثالث

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

مومنوں کو نفاق کے محاذ پر بڑی بیداری، چوکسی اور فراست کے ساتھ شیطان کا مقابلہ کرنا چاہئے

مخلصین نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں بہترین رنگ میں حصہ لیا ہے۔ اس وقت تک انگلستان کی جماعتیں سب سے آگے ہیں

احمدی ڈاکٹر اور ٹرینڈ ٹیچرز مغربی افریقہ میں کام کرنے کے لئے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کریں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ ر احسان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۶ ر جون ۱۹۷۰ء۔ بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

گرمی اور دھوپ کی وجہ سے میری طبیعت دو تین دن سے ٹھیک نہیں ہے۔ آنکھوں پر بھی اثر ہے۔ دورانِ سر اور دردِ سر بھی ہے۔ اگرچہ آج ہمت نہیں تھی لیکن میں نے آپ سے چند ضروری باتیں کہنی تھیں اس لئے اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے یہاں آگیا ہوں۔ چند باتیں مختصراً کہوں گا۔ آپ سوچیں اور اس اختصار ہی کو بہت سمجھیں۔

پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

آپ قرآنِ عظیم کو حرزِ جان بنائیں

اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر شعبۂ زندگی کے متعلق ہدایت دی ہے۔ ہمارے لئے اس ہدایت کو سمجھنا اور اس پر چلنا ضروری ہے۔ اجتماعی زندگی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی وضاحت سے تنبیہ کی ہے کہ جب وہ کوئی سلسلہ قائم کرتا ہے تو شیطان کو اس بات کی بھی اجازت دیتا ہے کہ وہ نفاق کی حدود سے اس سلسلہ پر حملہ آور ہو۔ شیطان کے چیلے ایک منافق کی حیثیت سے الٰہی سلسلہ میں داخل نہیں ہوتے بلکہ وہ ایک "مصلح" کا جُبّہ پہن کر آتے ہیں۔ ان کا بزرگی اور تقدس اور اصلاحِ نفس کا نعرہ ہوتا ہے۔ ان کے ریا اور نفاق اور تکبّر کے جُبّہ پر ہر طرف "اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ" لکھا ہوتا ہے۔ لیکن انکے اس "اصلاح" کے نعرہ کے پیچھے جو

شیطنت اور نفاق

جھلک رہا ہوتا ہے ایک مومن کی فراست اسے بھانپ لیتی ہے اور اس سے کسی صورت میں بھی جماعت مؤمنہ کو نقصان نہیں پہنچتا۔

یہ نفاق ترقیات کے دَور میں اَور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں

تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جہاں جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام کو استحکام بخشا اور مسلمانوں کے پاؤں کو مضبوطی سے قائم کیا وہیں شیطان نے نفاق کے جال کو زیادہ ہوشیاری کے ساتھ بچھایا اور جب بھی اُمّتِ مسلمہ کے اُن افراد نے بیداری اور چوکسی اور ہمّت اور فراست کے ساتھ نفاق کا مقابلہ نہیں کیا اسلام کی عظمت اور اس کی شان باقی نہ رہی (مسلمان کی کہنا چاہیئے کیونکہ اسلام کی عظمت اور شان تو قائم ہے آسمان پر بھی اور زمین پر بھی) مسلمان کی شان باقی نہ رہی۔

پس ہم نے نہایت ہوشیاری کے ساتھ، نہایت فراست کے ساتھ اس محاذ پر شیطان کا مقابلہ کرنا ہے۔ اعلان اور دعویٰ تو یہی ہوگا کہ

"اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ"

لیکن ہمارا جواب (اللہ تعالیٰ کی زبان میں) یہی ہوگا

"اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ"

کہ تم ہی فسادی ہو۔ تم بزرگی اور تقدّس اور صالحیّت کے جامہ میں اپنے نفاق کو چھپا نہیں سکتے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کا اعلان

کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے مخلصین نے اس پر اس وقت تک بہترین رنگ میں لبیک کہا ہے۔ کل شام کی جو رپورٹ ہے اس کے مطابق ساڑھے بارہ لاکھ روپے کے قریب وعدے ہو گئے ہیں اور قریباً سوا لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپے نقد آگئے ہیں (اب جبکہ یہ خطبہ شائع ہو رہا ہے وعدے بیس لاکھ تک

پہنچ چکے ہیں اور قریباً اڑھائی لاکھ روپیہ نقد وصول ہو چکا ہے، الحمد للہ۔ ادارہ) نقد اس لئے کم جمع ہوئے ہیں کہ میں نے نومبر تک مہلت دے رکھی ہے لیکن جو دوست اِس وقت ادا کر سکتے ہوں انہیں ادا کر دینا چاہیئے۔ نومبر کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ نومبر تک کی مہلت تو زیادہ تر زمیندار بھائیوں کی سہولت کے لئے دی گئی ہے تاکہ انہیں قرضے لے کر اِس مَد میں رقم ادا نہ کرنی پڑے کیونکہ جب خریف کی فصلیں آئیں گی تو اس وقت ان کی مالی حالت ایسی ہوگی کہ وہ سہولت کے ساتھ یہ قربانی دے سکیں گے۔ غرض ان (زمینداروں) کو مدِّنظر رکھتے ہوئے نومبر تک کی مہلت دی گئی ہے۔ بعض اَور دوست بھی ایسے ہو سکتے ہیں جو اپنی مجبوریوں کی وجہ سے اِس مہلت سے فائدہ اُٹھالیں لیکن جو دوست آج ادا کر سکتے ہیں انہیں کل کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔

اِسی سلسلہ میں

ایک اَور بات مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ اگر انگلستان کی جماعت اِس مَد میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن سے دوا ڑھائی گنا زیادہ رقم دے سکتی ہے تو میری غیرت اور آپ کی غیرت یہ نہیں پسند کرے گی کہ ہم لوگ انگلستان کی جماعت سے پیچھے رہ جائیں۔ اِس لئے اس مَد میں پاکستان کا چندہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے چندہ سے دوا ڑھائی گنا زیادہ ہونا چاہیئے۔ اگر دوست توجہ کریں اور اللہ تعالیٰ ہم پر فضل اور رحم فرمائے تو ہم یہ حقیر سی قربانی اس کے حضور پیش کر دیں گے اور اپنے رب سے یہ کہیں گے کہ اے ہمارے پیارے محبوب ربِّ کریم! ہم نے تیری رضا کے حصول کے لئے یہ حقیر سی قربانیاں دیں اور تُو نے جو یہ اظہار کیا ہے کہ مومن کا ہر قدم پہلے سے آگے ہی پڑتا ہے اس کے مطابق ہم نے کوشش کی تُو جو تمام خزانوں کا مالک ہے تو ان نہایت حقیر قربانیوں کو قبول کر اور ہمیں اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کر۔

تیسری بات جو مَیں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ علاوہ مال کے (جو ضرورت کے لحاظ سے بہت تھوڑا ہے لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ ہمیں جتنی توفیق دیتا ہے ہم وہی اس کے حضور پیش کر سکتے ہیں)

ہمیں آدمیوں کی بھی ضرورت ہے اور

اس کے متعلق مَیں آج یہاں غالباً پہلی دفعہ یہ اپیل کر رہا ہوں۔ انگلستان میں جب مَیں نے تحریک کی تو وہاں کے بعض بڑے بڑے تعلیمیافتہ اور اُونچی ڈگریاں لینے والے احمدی ڈاکٹروں نے افریقہ میں کام کرنے کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کر دیں۔

بہرحال ہمیں کم سے کم

۳۰ ڈاکٹروں اور ۷۰-۸۰ ٹیچرز کی ضرورت ہے

ہمارا ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر بھی وہاں کام کر سکتا ہے۔ ایسے ڈاکٹر وہاں اِس وقت کام کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے کامیاب ہیں۔ ٹیچنگ لائن میں ایک بی۔اے جس نے ٹریننگ حاصل کی اور جو بی ایڈ کہلاتا ہے اسے وہ لوگ زیادہ پسند کرتے ہیں اور ایک ایم۔ایس سی اور ایم۔اے کی نسبت اس کے لئے جلدی اور سہولت سے پرمٹ مل جاتا ہے غرض بی۔اے۔بی۔ایس سی جس نے ٹریننگ بھی حاصل کی ہو اسے وہاں کی حکومتیں ترجیح دیتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں اگر کوئی محض ایم۔اے یا ایم۔ایس سی ہو اور ٹریننگ حاصل نہ کی ہو اسے وہ اقوام ٹیچنگ لائن میں وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتیں۔ البتہ جس نے ایم۔اے، ایم۔ایس سی کے ساتھ ٹریننگ بھی کی ہو وہ تو اَور بھی اچھی بات ہے۔

یہاں پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال سینکڑوں ہزاروں احمدی نوجوان بی۔اے، بی۔ایس سی اور ایم۔اے، ایم۔ایس سی کا امتحان پاس کرتے ہیں۔ ان سینکڑوں ہزاروں میں سے اِس وقت

ہمیں ۷۰-۸۰ نوجوانوں کی ضرورت ہے

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کریں۔ جو دوست وہاں جاتے ہیں وہ اکثر جگہ (ہر جگہ تو نہیں کیونکہ جہاں نئے سکول کھولیں گے وہاں ہم اتنا گزارہ نہیں دیں گے) لیکن وہ سیرالیون میں مثلاً یہاں کے یونیورسٹی کے پروفیسروں جتنی تنخواہ بھی لے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ثواب بہرحال اس پر زائد ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان ملکوں کا دورہ کرتے وقت میرا احساس یہ رہا ہے کہ ہمارے مبلغوں سے ہمارے ٹیچرز کسی بھی لحاظ سے کم نہیں ہیں۔ وہ بڑے پیار اور بڑی تندہی سے کام کرنے والے ہیں۔ مجھے شرم سے یہ اظہار کرنا پڑتا ہے کہ ان لوگوں کا کام اپنی سنجیدگی اور متانت کے لحاظ سے، اپنی ذمہ داری کے احساس کے لحاظ سے اور جو وقت وہ خرچ کر رہے ہیں اس کے لحاظ سے اور جو اثر وہ اپنے طلبہ پر پیدا کر رہے ہیں اس کے لحاظ سے بغرض بہت سی باتوں میں وہ تعلیم الاسلام کالج سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔ اور یہ شرم کی بات ہے۔ ہمارے مرکز کے سارے تو نہیں لیکن

بعض اساتذہ یہ سمجھتے ہیں

کہ وہ گپیں ہانکنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور اگر سٹاف روم میں بیٹھ کر گپیں ہانکتے رہیں تو گویا انہوں نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ انہیں بھی شرم آنی چاہیئے ہمیں بھی شرم آرہی ہے۔ جو سات ہزار میل دُور جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دُنیا بھی دی (اس کا دماغ خراب ہو سکتا تھا جیسا کہ دُنیا داروں کا ہو جاتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے اُن کے ذہنوں کو سنبھالا۔ وہ بالکل بے نفس ہیں۔ یعنی پیسہ ان کو مل رہا ہے لیکن آپ یہ محسوس نہیں کریں گے کہ انہیں زیادہ پیسہ مل رہا ہے۔ وہ بڑی محنت اور اخلاص سے وہاں کام کر رہے ہیں۔ طلباء میں اتنا ڈسپلن ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ ہمارے تعلیم الاسلام کالج کے مقابلے میں

وہاں کے طلباء میں زیادہ ڈسپلن ہے

حالانکہ ان میں سے بہت بڑی تعداد غیر احمدیوں۔ عیسائیوں اور مشرکوں کے بچوں کی ہوتی ہے۔ عیسائیوں اور مشرکوں میں سے بہت سے ماں باپ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے سکولوں میں اپنے بچوں کو اِس لئے داخل کرانا چاہتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں ہمارے سکولوں میں ان کے بچے خراب نہیں ہوں گے۔ لیکن کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا بچہ تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہو کر خراب نہیں ہوگا؟ سوال مَیں کر دیتا ہوں جواب آپ خود سوچ لیں۔

پھر وہاں بڑی خوبی کی بات یہ ہے (کہ یہاں عام طور پر سٹاف کے ممبر آپس میں لڑتے رہتے ہیں مگر) وہاں سٹاف کے ممبروں میں غیر احمدی بھی

ہیں عیسائی بھی ہیں اور بعض غیر ملکی بھی ہیں لیکن اُن میں آپس میں بڑا پیار ہے کوئی لڑائی جھگڑا نہیں۔ بڑی امن کی فضا ہے اور اس پُر امن فضا کے پیدا کرنے میں ہمارے یہاں کے پاکستانی اساتذہ کا بڑا حصّہ ہے جن میں سے (ساری جگہوں پر تو نہیں لیکن) بہت سے پرنسپل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑے اچھے دل اور دماغ اور جذبات اور احساسات دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور اپنی برکات سے نوازے۔

جو ڈاکٹر وہاں اِس وقت کام کر رہے ہیں

وہ بھی بہت اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ ہمارے ہیلتھ سنٹر ابھی چند ہی ہیں مثلاً نائیجیریا میں ہمارے تین ہیلتھ سنٹرز ہیں ایک گیمبیا میں ہے اور یہاں بہت سارے کھولنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جو منشاء مجھے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں پہلے ہیلتھ سنٹرز کھولنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے کیونکہ یہ بڑا غریب ملک ہے اور بیماری میں تو انسان ویسے ہی قابلِ رحم بن جاتا ہے۔ وہ بیمار ہوتے ہیں تو انہیں وہاں کوئی معمولی طبّی امداد دینے والا بھی نہیں ہوتا۔

مَیں نے بتایا تھا

کہ سارے گیمبیا میں ایک بھی Eye Specialist (آئی سپیشلسٹ) نہیں۔ وہاں جس بیچارے کی آنکھیں خراب ہو جائیں وہ اپنی آنکھیں دکھانے کے لئے پاسپورٹ لے کر کئی سَو میل دُور سینیگال کے دارالخلافہ ڈاکار جاتا ہے پھر اگر اسے عینک لگنی ہو تو وہ واپس آکر جس نمبر کی اُسے عینک لگنی ہوتی ہے اُسے لندن خط لکھ کر وہاں سے منگوانی پڑتی ہے اور جو عینک یہاں آٹھ دس روپے میں بن جاتی ہے وہاں اس کے اُوپر ۱۰۰ روپے سے بھی زیادہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

پس وہاں ایسے علاقوں کے علاقے پائے جاتے ہیں جہاں کوئی ڈاکٹر نہیں کماسی میں ایک پیرامائونٹ چیف کئی سو میل سے مجھے ملنے آیا اور ایک M.P. (ایم۔پی) کو اپنے ساتھ سفارشی بنا کر لایا۔ وہ کہنے لگا کہ ہمارے علاقے میں طبّی امداد کا کوئی انتظام نہیں آپ ہمارے ساتھ محبت کا سلوک کریں ہمارے علاقے میں طبّی مرکز کھولیں۔ مَیں نے اس سے وعدہ کیا کہ ٹھیک ہے کھولیں گے انشاء اللہ۔ ان کے ساتھ جو ایم۔پی تھا وہ کہنے لگا کہ جو دفتری کارروائی ہے جسے ہم سُرخ فیتہ کہتے ہیں اس کی ذمہ داری مَیں لیتا ہوں۔

ہم وہ قوم نہیں ہیں جسے اپنی کامیابی کے لئے ملکی قانون توڑنے کی ضرورت پڑے ہم ملکی قانون کے پابند رہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقیات کرتے چلے آئے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کوئی دُنیوی طاقت اس کے راستے میں روک نہیں بن سکتی۔

پس

نوجوانوں کو بھی آگے آنا چاہیئے

وہ نیک نیتی سے اپنے نام پیش کر دیں۔ پھر ان میں سے ہم انتخاب کریں گے اور مختلف ملکوں میں ان کے کاغذ بھیجیں گے۔ مَیں یہ چاہتا ہوں کہ یہ کام اِس سال کے اندر اندر ہو جائے اِس طرح وہاں انشاء اللہ بہت سے طبّی مراکز کھُل جائیں گے۔ ویسے ایک طبّی امداد کے مرکز کے لئے شروع میں یہ بھی ضروری نہیں کہ وہاں ہم اپنا کلینک بنائیں یا اپنی عمارت ہو۔ کوئی مکان کرایہ پر لے کر ہم اپنا کام شروع کر سکتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ توفیق دے گا اور دے رہا ہے دلوں کے جو بٹوے ہیں ان کو اس نے کھول دیا ہے۔ کیونکہ جب تک دِل کا مُنہ نہ کھُلے اس وقت تک کسی کی جیب کے بٹوے کا مُنہ نہیں کھُلا کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں قربانی کے لئے دلوں کے بٹووں کے مُنہ کھول دیئے ہیں۔

مَیں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی کہتا ہوں کہ

مجھے اِس بات کی فکر نہیں کہ پیسہ کہاں سے آئے گا

اور آئے گا بھی یا نہیں۔ پیسہ یقیناً آئے گا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ تُو جماعت سے قربانیاں مانگ وہ قربانیاں دے گی۔ انگلستان میں بھی مَیں نے یہی کہا تھا کہ جب خدا تعالیٰ نے میرے مُنہ سے یہ کہلوایا ہے کہ دس ہزار پونڈ میرے جانے سے پہلے جمع ہو جائیں گے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ جمع نہ ہوں؟ میرے مُنہ سے جو بات نکلی ہے خدا تعالیٰ خلافت کی غیرت کی وجہ سے اسے پُورا کرے گا اور اس نے اپنے فضل سے پُورا کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے۔

۶۷ء کی بات ہے

مَیں غالباً پہلے بھی بتا چکا ہوں ایک موقع پر جب مجھ سے بارہ (یہ پادریوں اور ایک ایسوسی ایشن تھی اس کے) نمائندے اکٹھے ملنے آئے تھے تو ایک شخص کے متعلق بے خیالی میں ہی میرے مُنہ سے نکل گیا کہ تمہیں مذہبی قانون آتا ہے (وہ پادری جو کچ بحثی کر رہا ہے) تم اسے جواب دو مَیں جواب نہیں دونگا۔ جس وقت میرے مُنہ سے یہ فقرہ نکل گیا تو فوراً مجھے یہ احساس ہوا کہ مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ اسے مذہبی قانون آتا ہے یا نہیں۔ اگر اس نے آگے سے یہ جواب دیا کہ مجھے مذہبی قانون نہیں آتا تو یہ میرے لئے شرمندگی کا باعث ہوگا لیکن ہوا یہ کہ اسے مذہبی قانون آتا تھا۔ بعد میں وہ کمال یوسف صاحب سے کہنے لگا کہ مَیں حیران ہوں حضرت صاحب کو کیسے پتہ لگ گیا کہ مجھے مذہبی قانون آتا ہے کیونکہ مَیں اس وفد میں ایک اَور آدمی کے بیمار ہو جانے کی وجہ سے عین آخری وقت میں شامل کیا گیا ہوں اور مَیں یہ نہیں سوچ سکتا کہ میرے متعلق علم حاصل کر لیا ہو کیونکہ مَیں وفد آنے سے ایک دو گھنٹے پہلے شامل ہوا ہوں۔ پس وہ حیران تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو اس طرح بھی دکھاتا ہے اس نے جب یہ کہا مَیں نے خلافت کو اپنی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کے لئے قائم کیا ہے تو دُنیا جو مرضی سمجھتی رہے۔ اپنے یا غیر جو مرضی کہتے رہیں

اللہ تعالیٰ کی برکات اور رحمتیں تو خلافت کیساتھ وابستہ ہیں

وہ اپنے بے شمار فضل جماعت پر نازل کر رہا ہے۔ منافق ان فضلوں کو دیکھ کر کُڑھتا اور جلتا اور اندر ہی اندر بھُنتا ہے۔ دوسرے مخالفین کو بھی یہی کہا گیا ہے اور منافقین کو بھی یہی کہا گیا ہے۔

"مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ"

اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ تم اپنے غصّہ میں جلو مرو۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔ یہ عظیم نشان جس کے ہزاروں کروڑوں پہلو ہیں۔ یہ عظیم نشان جماعت کے اندر نظر آ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی پُوری شان کے ساتھ اور اپنی تمام صفات کے جلووں کے ساتھ ہم پر جلوہ گر ہے اس واسطے بُغض و عناد کے جو دھوئیں ہمارے سامنے آتے ہیں ان کی حقیقت ایک مُردہ مچھر کی بھی نہیں ہے اور ہر احمدی کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ مچھر بھی تو ہیں،

آکر کاٹتا ہے اور بخار چڑھا دیتا ہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ ہزاروں مچھر کاٹتے ہیں مگر جسے اللہ تعالیٰ زندہ رکھنا چاہتا ہے اسے زندہ رکھتا ہے۔ پس جو الٰہی سلسلہ کا وجود ہے کیا وہ مچھروں کے کاٹنے سے نقصان اٹھائے گا؟ یہ بات تو عقل میں نہیں آتی۔

بہرحال

اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہو رہے ہیں

ان کے حاصل کرنے کا دروازہ آپ کے لئے کھلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا موقع آپ کو دے دیا ہے آپ اس کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو حاصل کریں اور اس کے پیار اور اس کی رضا کے وارث بنیں۔ یہ دنیا اور اس دنیا کے اموال اور اس کی عزتیں ہیں کیا شئی؟ اللہ تعالیٰ کی آنکھ میں ایک سیکنڈ کے لئے اس کی محبت کا جلوہ دیکھ لینا اتنی عظیم چیز ہے کہ ساری دنیا اور اسکی ساری دولتیں اور عزتیں اس پر قربان کی جاسکتی ہیں۔ ہم میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسے ہزاروں دوست ہیں جو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپؐ کے محبوب ترین روحانی فرزند مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکات اور فیوض کے طفیل اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پیار اور محبت اور رضا کا جلوہ دیکھ رہے ہیں۔

پس

جو دوست اپنا نام پیش کریں گے

(مجھے یقین ہے کثرت سے نام پیش کریں گے) وہ اپنے کوائف وغیرہ سے متعلق مجلس نصرت جہاں وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید کو مطلع کریں (ایک دوسری کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جو مالی کمیٹی کہلاتی ہے مگر یہ انتظامی کمیٹی ہے) یہاں سے جو پہلے ڈاکٹر گئے ہیں ان کے متعلق خط وکتابت ہوتی رہی ہے اسے دیکھ کر (اس انتظامی کمیٹی کے ممبر) اخبار میں شائع کر دیں گے کہ اس قسم کے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ پس ہمیں فوری طور پر کوائف چاہئیں وہ آپ جلد بھجوا دیں تاکہ ہم حسب ضرورت اجازتیں لیتے چلے جائیں۔ ممکن ہے بہت زیادہ آدمیوں کی طرف سے درخواستیں آجائیں۔ اس وقت جتنے آدمیوں کی ضرورت ہوگی انہیں بھیج دیں گے پھر باقیوں کو بھی اگر اگلے سال ضرورت ہوئی تو اُس وقت بھیج دیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم

کم از کم تیس ہیلتھ سنٹرز

(یعنی طبّی امداد کے مراکز) اسی سال کے اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ہی ضروری ہے۔ بعض تفاصیل ہیں وہ تو میں اس وقت نہیں بتاؤں گا لیکن یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے نوجوانوں کے دل بھی اور ہمارے بزرگ ڈاکٹروں کے دل بھی اس خدمت کے لئے کھول دے اور تیار کر دے اور ان کے دل میں خدمت کا جذبہ پیدا کر دے۔

جو دوست وہاں جائیں

وہ یہ یاد رکھیں کہ وہ دنیا کمانے کے لئے وہاں نہیں جا رہے (اگرچہ دنیا ان کو پھر بھی مل جاتی ہے) ان کی نیت یہ ہونی چاہیئے کہ وہ دنیا کمانے کے لئے نہیں جا رہے بلکہ اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے جا رہے ہیں اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ پس ان لوگوں سے پیار کریں۔ اُن سے ہمدردی رکھیں۔ جب کوئی بیمار آپ کے پاس آئے یا آپ کسی بیمار کے پاس جائیں تو آپ اس سے نہایت محبت اور خندہ پیشانی سے اور ہمدردانہ طریق سے پیش آئیں۔ ایک اچھے اور نیک ڈاکٹر کی تو باتیں بھی آدھی مرض کو دور کر دیتی ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق ان کے لئے بہت دعائیں کریں اور یہ ایک عظیم فرق ہے ایک احمدی ڈاکٹر اور اس ڈاکٹر میں جو ابھی احمدی نہیں۔ ایک احمدی ڈاکٹر اپنے مریض کی صرف تشخیص ہی نہیں کرتا یا اسے دوا ہی نہیں دیتا بلکہ اس کے لئے دعائیں بھی کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اگلے کاموں میں برکت ڈالتا ہے جس کے نتیجہ میں اُن مریضوں کے دلوں میں محبت پیدا کرتا ہے۔ ہم نے دنیا کے دل خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے اپنی محبت اور پیار اور خدمت اور ہمدردی اور غم خواری اور مساوات کے جذبہ سے جیتنے ہیں۔ یہ ہمارا فرض ہے۔ پس

ہر ڈاکٹر کو یہ احساس ہونا چاہیئے

کہ وہ کس غرض کے لئے وہاں گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ میں شفا بخشے گا۔ اس وقت جو ڈاکٹر وہاں گئے ہیں میں عام طور پر ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ مثلاً ڈاکٹر سعید ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے وہاں گئے ہیں میں نے انہیں بھجوایا تھا۔ ان دنوں میں میرے دل میں خاص طور پر یہ جذبہ تھا۔ میں نے بڑی دعا کی کہ اے اللہ! تیری راہ میں یہ شخص سات ہزار میل دور جا رہا ہے تو اپنے فضل سے اس کے ہاتھ میں شفا بخش دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا بخش دی اور وہاں وہ بڑے کامیاب ڈاکٹر ہیں۔

پس

کم از کم ۳۰ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے

(اور مجھے امید ہے اس سے زیادہ ہو جائیں گے) کچھ تو انگلستان میں پڑھنے والے ڈاکٹروں میں سے بھی بعض نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ لیکن میں نے بتایا ہے کہ ہمارے پاس سب کے نام آجانے چاہئیں پھر ہم ان میں سے انتخاب کریں گے ان کی qualification (کوالیفیکیشن) دیکھیں گے اور اسی طرح دوسرے کوائف مثلاً عمر اور عادات وغیرہ وغیرہ ہزاروں باتیں ہیں یہ سب دیکھ کر پھر ان کو وہاں بھجوائیں گے۔ ویسے وہاں بڑا ہی مخلص دل انسان جانا چاہیئے جسکے اوپر ہم پورے طور پر اعتماد کر سکیں۔ مثلاً نائیجیریا میں ہمارے ایک ہسپتال کے متعلق میں نے بتایا تھا کہ انہوں نے پندرہ ہزار پونڈ سے زیادہ کی سیونگ کی۔ وہاں اُن پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں ہوتا بس اخلاص سے وہ ہر مہینے آپ ہی رقم بھیج دیتے ہیں۔ سارے میڈیکل سنٹرز کا یہی حال ہے۔ وہ لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے سارے اخراجات کے بعد یہ رقم بچی ہے اسے ہم بھجوا رہے ہیں

پس ہمیں اس قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے کیونکہ جو رقم بچتی ہے وہ کسی کی ذات پر تو خرچ نہیں ہونی۔ ان ملکوں پر خرچ ہونی چاہیئے۔ اور

میرا اندازہ یہ ہے

کہ اگر گیمبیا میں مثلاً چار ہیلتھ سنٹرز کھل جائیں تو ہم وہاں ہر سال ایک نیا ہائی سکول کھول سکتے ہیں۔ ہم نے ان دونوں میدانوں میں متوازی طور پر بڑی سرعت کے ساتھ آگے بڑھنا ہے لیکن وہاں پہلے طبّی امداد کے مراکز کھلنے چاہئیں۔ دوست اپنے نام پیش کریں اور محمد اسمٰعیل صاحب منیر جو متعلقہ کمیٹی کے سیکرٹری

مقرر کئے گئے ہیں وہ مطلوبہ کوائف کے متعلق اخبار میں اعلان کرائیں اور بار بار اعلان کرائیں۔ میرے خیال میں ہمارے احمدی ڈاکٹروں کی ایک مجلس بھی ہے اس کی میٹنگ بھی بُلائیں۔ پھر انہی کے سپرد کریں گے کہ سب کے کوائف کو مدِّ نظر رکھ کر منتخب کریں کہ کون زیادہ موزوں ہے۔ ویسے تو بعض دفعہ بظاہر ایک ناموزوں انسان بھی جب وہاں چلا جاتا ہے تو اگر وہ دعا کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قابلیت بھی بڑھا دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی سرچشمہ ہے علوم کا اور قابلیت کا۔ شفا بھی اس کی ہے۔ باقی تو اس دنیا میں سب پردے ہیں جن کے پیچھے ہمیں اس کی صفات کے جلوے نظر آ رہے ہیں۔

آج میں نے تین باتیں کہی ہیں

ایک یہ کہ آپ کی فراست اور آپ کی بیداری سے منافق کو پتہ لگ جانا چاہیئے کہ نفاق اس سلسلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ دوسرے یہ کہ مَیں نے جو "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" قائم کیا ہے اس میں اس وقت تک انگلستان کی جماعتیں دوسرے ہر ملک کی جماعتوں سے آگے نکلی ہوئی ہیں۔ اس وقت تک کا مَیں نے اس لئے کہا ہے کہ اِس فنڈ کے متعلق مَیں نے پہلے ان سے اپیل کی تھی لیکن خدا کرے کہ صرف یہی وجہ ہو اس کے علاوہ اَور کوئی وجہ نہ ہو۔ اور آپ جلد ان سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ اور تیسری بات مَیں نے یہ کہی ہے کہ احمدی ڈاکٹر اور ٹرینڈ ٹیچرز رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کریں اور دین و دُنیا کی حسنات کے وارث ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے لندن میں بھی کہا تھا آپ کو بھی وہی بات کہہ دیتا ہوں۔ آپ

رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کریں

ورنہ اگر رضا کارانہ طور پر جو خدمات پیش کی گئیں اگر ضرورت کے مطابق نہ ہوئیں تو پھر مَیں حکم دوں گا اور اس صورت میں آپ کے لئے دو راستے کُھلے ہوں گے یا جماعت کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جائیں یا پھر خلافت کی اطاعت کریں اور آپ خلافت کی ضرور اطاعت کریں گے، انشاء اللہ لیکن ایک رضا کارانہ خدمت اور ایک وہ خدمت جس میں کچھ مجبوری کا اثر بھی ہو۔ اس خدمت میں ہماری عقل (اللہ تعالیٰ کو تو پتہ نہیں کیا منظور ہوتا ہے) ضرور فرق کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جن سے وہ راضی ہو جائے اور جس کے نتیجہ میں اس کا وہ وعدہ پُورا ہو جو اُس نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اور جس کے پُورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض

کے نتیجہ میں مہدی معہود کے زمانہ میں تمام اقوامِ عالم کو اخوت اور برادری کے سلسلہ میں پرو دیا جائے گا۔ یہ وہ عظیم وعدہ ہے جو ہمیں دیا گیا ہے اور یہ وہ عظیم وعدہ ہے جس کے پُورا ہونے کے آثار اسلام کے افق پر آج ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے جو یہ وعدہ کیا ہے وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔ سوال صرف یہ ہے کہ اس وعدہ کے پُورا کرنے کے لئے وہ ہم سے جو قربانیاں مانگتا ہے کیا ہم اس کی منشاء کے مطابق اس کی رضا کے حصول کے لئے اس قدر قربانی پیش کر دیں گے؟ جتنی وہ چاہتا ہے کہ ہم پیش کریں اگر ہم ایسا کریں گے تو آپ یہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہ بشارت دی ہے کہ ہم پر بھی ہمارا رب کریم اسی طرح فضل اور رحم فرمائے گا جس طرح اس نے صحابہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش برسائی تھی۔ اس سے بڑھ کر ہمیں کوئی بشارت مل نہیں سکتی اور اس سے بڑھ کر کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث بن نہیں سکتا۔ پس

آج وقت ہے

دُنیا، دُنیا کے کاموں میں محو اور غافل ہے آپ خدا کے لئے اپنی غفلتوں کو چھوڑ کر اس کی اس عظیم بشارت کے وارث بننے کی سعی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؂

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں

صرف پاکستانی احمدی جماعتوں کے وعدے بیس لاکھ روپے تک پہنچ گئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے مخلصین جماعت اپنے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے کے لئے اپنے آقا کے حضور بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تک پاکستانی احمدی جماعتوں کی طرف سے بفضل اللہ تعالیٰ ۱۹،۹۵،۵۰۰/- روپے کے انفرادی وعدہ جات اور ۲،۴۰،۰۰۰/- روپے نقد مرکز میں پہنچ چکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اندرون ملک کی احمدی جماعتوں سے صف اوّل اور صف دوم میں کم از کم دو دو سو مخلصین کی ضرورت بیان فرمائی ہے۔ حضور کی اس مبارک خواہش کی تکمیل کے لئے اس وقت تک صف اوّل میں ۱۲۲ اور صف دوم میں ۱۶۲ مخلصین حصہ لے چکے ہیں۔ گویا اب مطلوبہ تعداد پورا ہونے میں صف اوّل میں ۷۸ اور صف دوم میں صرف ۳۸ مخلصین کی گنجائش باقی ہے۔ انشاء اللہ یہ تعداد جلد پوری ہو جائے گی مگر مبارکباد کے مستحق ہیں وہ احباب جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے محبوب آقا کی اِس خواہش کو پُورا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"اخلاص، محبت اور ہمدردی کے ساتھ میری آواز پر لبّیک کہو اور بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔"

پس ایسے دوست جو ابھی تک اِس مبارک تحریک میں شمولیت سے محروم ہیں جلد شامل ہوں۔ جو دوست اپنی قربانی کو بڑھا سکتے ہیں وہ صف سوم سے صف دوم اور صف دوم سے صف اوّل میں آنے کی کوشش فرمائیں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کریں کہ

"اے خدا! ہم تیرے عاجز بندے تیرے حضور یہ حقیر قربانیاں پیش کر رہے ہیں تُو اپنے فضل اور رحم سے ان قربانیوں کو قبول فرما اور تُو ہمیں اپنی رضا کی جنّت میں داخل فرما۔ آمین۔"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(قسط ۳)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا

سیّد الانبیاء والاصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و محبّت سے معمور فارسی کلام

(مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ مقیم نواب شاہ)

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۸ جولائی ۱۹۷۰ء)

(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و محبّت کا اظہار

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں فرمایا ؎

(۱) جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است ÷ خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است
(۲) دیدم بعینِ قلب شنیدم بگوشِ ہوش ÷ در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است
(۳) ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم ÷ یک قطرہ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

ترجمہ :-

(۱) میری جان اور دل محمدؐ کے جمال پر فدا ہے۔ میری خاک محمدؐ کی آل کے کوچے پر نثار ہے۔
(۲) مَیں نے دل کی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور ہوش کے کانوں سے سُنا ہے کہ ہر ایک مقام میں محمدؐ کے جمال کی صدا ہے۔
(۳) یہ جاری چشمہ جو مَیں مخلوقِ خدا کو پلا رہا ہوں یہ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔

پھر فرمایا ؎

(۱) در رہِ عشقِ محمدؐ ایں سر و جانم رود ÷ ایں تمنّا ایں دعا ایں در دلم عزمِ صمیم

(توضیح مرام)

(۲) ہمچنیں عشقم بروئے مصطفیٰؐ ÷ دل پرد چوں مرغ سوئے مصطفیٰؐ
(۳) منکہ می بینم رخِ آں دلبرے ÷ جاں فشانم گر دہد دل دیگرے
(۴) ساقیٔ من ہست آں جاں پرورے ÷ ہر زماں مستم کند از ساغرے
(۵) محوِ روئے او شدست ایں روئے من ÷ بوئے او آید ز بام و کوئے من
(۶) بسکہ من در عشق او ہستم نہاں ÷ من ہمانم من ہمانم من ہماں
(۷) جانِ من از جانِ او یابد غذا ÷ از گریبانم عیاں شد آں ذکا
(۸) احمد اندر جانِ احمدؐ شد پدید ÷ اسمِ من گردید آں اسمِ وحید

(ضمیمہ سراج منیر)

ترجمہ :-

(۱) محمدؐ کے عشق میں میرا یہ سر اور جان چلی جائے۔ یہی میری تمنّا ہے، یہی میری دعا ہے اور یہی میرے دل کا پکا ارادہ ہے۔
(۲) (قرآن مجید کی مانند) مجھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہے۔ میرا دل مصطفیٰؐ کی طرف پرندے کی طرح پرواز کرتا ہے۔
(۳) چونکہ مَیں اس دلبر کا چہرہ دیکھ رہا ہوں اسلئے دوسرا اگر صرف عاشق ہوتا ہے تو مَیں اپنی جان قربان کرتا ہوں۔
(۴) میرا ساقی وہی جان پرور ہے۔ وہ ہر وقت مجھے نیا جام پلا کر مست کر رہا ہے۔
(۵) میرا مُنہ آپؐ کے چہرہ کے دیدار کے لئے وقف ہو چکا ہے۔ میرے در و دیوار سے آپ کی خوشبو آ رہی ہے۔
(۶) چونکہ مَیں آپ کے عشق میں اپنے وجود سے فنا شدہ ہوں اسلئے مَیں وہی ہوں، وہی ہوں اور وہی ہوں۔
(۷) میری جان اس کی جان سے غذا پاتی ہے۔ وہ آفتاب میرے گریبان سے ظاہر ہوا ہے۔
(۸) وہ احمدؐ اس احمدؐ میں ہو کر ظاہر ہوا ہے اور اس یکتا کا نام میرا نام بن گیا ہے۔

آپؑ کے عشق و محبتِ رسولؐ کی محویت کا یہ عالم تھا کہ دنیا کی مخالفتیں اور تکلیفیں آپؑ کو ہیچ نظر آتی تھیں اور آپؑ اسی سرچشمۂ فیضان و ہدایت کے ثنا خواں تھے۔ فرمایا ؎

(۱) بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخترم ÷ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
(۲) ہر تار و پودِ من بسرایند بعشقِ او ÷ از خود تہی و از غمِ آں دلستاں پُرم
(۳) جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفیٰؐ ÷ ایں است کامِ دل اگر آید میسرم

(ازالہ اوہام)

پھر فرمایا ؎

(۴) اگر خواہی دلیلے عاشقش باش ÷ محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ
(۵) سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ ÷ دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ
(۶) بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم ÷ نثارِ کوئے و برزنِ محمدؐ
(۷) دریں راہ گر کشندم ور بسوزند ÷ نتابم رُو ز ایوانِ محمدؐ
(۸) بکارِ دیں نہ ترسم از جہانے ÷ کہ دارم رنگِ ایمانِ محمدؐ
(۹) فدا شد در رہش ہر ذرّۂ من ÷ کہ دیدم حسنِ پنہانِ محمدؐ
(۱۰) بدیگر دلبرے کارے ندارم ÷ کہ ہستم کشتۂ آنِ محمدؐ
(۱۱) دگر استاد را نامے ندانم ÷ کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ
(۱۲) من آں خوش مرغ از مرغانِ قدسم ÷ کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ
(۱۳) تو جانِ ما منوّر کردی از عشق ÷ فدایت جانم اے جانِ محمدؐ
(۱۴) دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ ÷ نباشد نیز شایانِ محمدؐ

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۲ء)

ترجمہ :-

(۱) خدا کے بعد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر یہ عشق کفر ہے تو خدا کی قسم مَیں سخت کافر ہوں۔
(۲) میرا ہر ایک رگ و ریشہ اس کے عشق کے راگ گاتا ہے۔ مَیں اپنے آپ سے خالی اور اُس محبوب کے غم سے بھرا ہوا ہوں۔
(۳) میری جان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی راہ میں قربان ہو جائے۔ یہ میرا دلی مقصد ہے خدا کرے یہ پورا ہو۔
(۴) محبتِ رسولؐ میں محبتِ الٰہی ہے۔ اگر تو اس بات کا ثبوت یا دلیل چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن جا۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دلیل آپ ہیں۔
(۵) میرا سر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے غبار پر فدا ہے۔ میرا دل ہر وقت آپؐ پر قربان ہے۔
(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفوں کی قسم مَیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی چہرہ پر قربان ہوں۔
(۷) اس راہ میں خواہ مجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے میں پھر بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے منہ نہ موڑوں گا۔
(۸) دین کے معاملہ میں مَیں سارے جہان سے بھی نہیں ڈرتا کیونکہ مجھ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔
(۹) میرا ہر ایک ذرّہ آپؐ کی راہ میں فدا ہو گیا ہے کیونکہ مَیں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی حسن کو دیکھ لیا ہے۔
(۱۰) مجھے کسی دوسرے دلبر سے واسطہ نہیں۔ مَیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ناز و ادا کا مقتول ہوں۔
(۱۱) مَیں کسی دوسرے استاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ مَیں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتب میں تعلیم پائی ہے۔
(۱۲) مَیں قدس کے پرندوں میں سے وہ بہترین پرندہ ہوں جس کا آشیانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ میں ہے۔
(۱۳) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان تُو نے اپنے عشق سے ہماری جان کو روشن کر دیا ہے میری جان تجھ پر فدا ہو۔
(۱۴) وائے حسرت! اگر مَیں اس راہ میں مارا جاؤں اور پھر زندہ کر کے مارا جاؤں اور اس طرح سَو بار اپنی جان آپؐ پر فدا کروں تو پھر بھی یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مناسب حال نہ ہوگا۔

آئینہ کمالاتِ اسلام میں اس والہانہ محبت کا ذکر یوں فرمایا :-

؎

(۱) یا نبی اللہ فدائے ہر سر موئے تو ام
وقف راہِ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار

(۲) دل نے ترسد بہرِ تو مرا از موت ہم
پائیداری ہا ببیں خوش میروم تا پائے دار

(۳) تا بمن نورِ رسولِ پاک را بنمودہ اند
عشق او در دل ہمے چوشد چو آب از آبشار

(۴) آتشِ عشق از دمِ من ہمچو برقے مے جہد
یک طرف اے ہمدمانِ خام از گرد و جوار

(۵) ہر کسے دارد سرے با دلبرے اندر جہاں
من فدائے روئے تو اے دلستانِ گلعذار

(۶) زندگانی چیست جاں کردن براہِ تو فدا
رستگاری چیست در بندِ تو بودن صید وار

(۷) تا وجودم ہست خواہد بود عشقت در دلم
تا دلم دورانِ خوں دارد بہ تو دارد مدار

(۸) یا رسول اللہ بروئیت عہد دارم استوار
عشق تو دارم ازاں روزیکہ بودم شیر خوار
(آئینہ کمالات اسلام)

ترجمہ:-

(۱) اے اللہ کے نبیؐ! مَیں تو تیرے روئیں روئیں پر قربان ہوں۔ اگر مجھے لاکھ جانیں بھی ملیں تو تیری راہ میں وقف کر دوں۔

(۲) تیری محبت میں میرا دل موت سے نہیں ڈرتا۔ میری ثابت قدمی دیکھ کر کس طرح خوش خوش سُولی کی طرف جا رہا ہوں۔

(۳) جب سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مجھے دکھلایا گیا ہے تب سے میرے دل میں اس کا عشق ایسا جوش مارتا ہے جیسے آبشار کا پانی۔

(۴) اس کے عشق کی آگ میرے سانس سے اس طرح شعلہ مارتی ہے جیسے بجلی۔ اے خام طبع دوستو میرے آس پاس سے ہٹ جاؤ۔

(۵) دنیا میں ہر کسی کا کوئی نہ کوئی معشوق ہے لیکن اے خوبصورت چہرے والے معشوق مَیں تجھ پر ہی فدا ہوں۔

(۶) زندگی کیا ہے؟ آپؐ کی راہ میں جان قربان کر دینا۔ آزادی کیا ہے؟ آپؐ کی قید میں شکار کی طرح رہنا۔

(۷) جب تک میرا وجود ہے آپؐ کا عشق میرے دل میں رہے گا۔ جب تک میرے دل میں خون گردش کر رہا ہے آپؐ ہی پر اس کا دار و مدار رہے گا۔

(۸) اے اللہ کے رسولؐ! مَیں پختہ عہد کے ساتھ آپ کے پیرے کا فدائی ہوں۔ مَیں تو اس دن سے آپ کا عاشق ہوں جبکہ ماں کی گود میں دودھ پیتا تھا۔

سرورِ کائنات فخرِ موجودات سید الانبیاء والاصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت سے معمور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا کلام اپنے اندر فدائیت اور جاں نثاری کے جذبات کا جوش مارتا ہوا سمندر ہے۔ آپؑ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؑ کے دل میں اپنے محبوب آقاؐ کی تعریف اور محبت میں دوسروں پر سبقت لے جانے کی تڑپ ہے۔ محویت اور فنائیت کا یہ عالم ہے کہ اپنے وجود کو اسی مقدس ہستیؐ میں گم کر دیا ہے۔ روئے زمین پر جس محبت و عشق کا اظہار آپؑ کے وجود میں نظر آتا ہے اور جو تعریف زیرِ فلک آپؐ کی زبان سے کی گئی ہے اس کی مثال بہت کم نظر آتی ہے۔ اور یہی چیز بڑے بڑے محققین کو اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور کرتی ہے:-

"وہ صحیح معنی میں عاشقِ رسولؐ تھے اور اسلام کا بڑا مخلصانہ درد اپنے دل میں رکھتے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہا یا کیا وہ نتیجہ تھا محض ان کے بے اختیارانہ جذبہ و خلوص اور داعیاتِ حق و صداقت کا"

(علامہ نیاز فتحپوری مرحوم مدیر نگار لکھنؤ۔ نگار جولائی ۱۹۶۰ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سید ولد آدم سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق سے سرشار دل عطا فرمائے۔ ہماری زندگی کا ہر ہر لمحہ آپؐ کے عاشقِ صادق کی طرح فدائیت اور جاں نثاری میں گزرے۔ یہاں تک کہ ہماری قبروں کی مٹی سے بھی اس محبوب رسولؐ کی محبت کی خوشبو آتی رہے۔ آمین +

وقفِ جدید کے بقایا جات کے متعلق ایک ضروری وضاحت

دفتر وقف جدید کی طرف سے تقریباً تمام جماعتوں کو جن میں ۶۹ء کے بقایا دار صاحب موجود تھے یاد دہانی کی چٹھیاں بھجوائی گئی تھیں۔ مگر ان میں سے بعض جماعتوں نے تحریر کیا ہے کہ انہوں نے ۷۰ء کے شروع میں یا ۶۹ء کے آخر میں کچھ بقایا جات کی رقوم ادا کر دی ہیں۔

پڑتال کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ سیکرٹری صاحبان مال نے رقوم بھیجتے وقت اوّل تو یہ تصریح نہیں کی کہ یہ چندہ جات ۶۹ء کے ہیں۔ دوم بعض رقوم ایسی بھی نکلیں جن کی کوئی تفصیل ساتھ نہیں بھیجی گئی۔ پھر ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک ہی کاغذ پر مختلف چندوں کی تفصیل لکھی گئی ہے مگر افراد کے نام نہیں لکھے گئے۔ یہ کاغذ دفتر خزانہ میں ہی رہا۔ اور متعلقہ دفتر میں نہیں پہنچ سکا جس کی وجہ سے دفاتر میں چندے کی رقوم تو نوٹ کر لی گئیں مگر افراد کے نام کے سامنے ان کی عطا کردہ رقوم کا اندراج نہ ہوا۔

یہ تمام بے ضابطگیاں اصلے پیدا ہوتی ہیں کہ احباب خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں رقوم تو ارسال کر دیتے ہیں مگر متعلقہ دفاتر کو مثلاً وقفِ جدید کو اس امر کی اطلاع نہیں دیتے کہ انہوں نے فلاں فلاں رقم ——— فلاں دوست کی طرف سے ——— فلاں مد میں ارسال کر دی ہے۔

اگر محاسب صاحب یا سیکرٹری صاحب مال تکلیف فرما کر یہ تفصیل براہِ راست ہمیں بھجوا دیا کریں تو اندراجات نہایت مکمل صورت میں ہوں گے انشاء اللہ العزیز۔

عبدالسلام اختر
ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ

"بخارِ دل" شائع ہو گئی ہے

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

میرے ابا جان حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی نظموں کا مجموعہ جو جماعت کے بڑوں بچوں سب میں بہت مقبول تھا بہت لمبے عرصہ کے بعد مکرمی شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی نے شائع کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اس کتاب میں انکی ساری نظموں کو جو پہلے دو جلدوں میں شائع ہوئی تھیں یکجا کر دیا گیا ہے۔ بعض غیر مطبوعہ نظمیں بھی شامل کی گئی ہیں۔ کتاب اچھے کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔ دیکھنے میں بھی اچھی لگتی ہے۔ بہت ضروری ہے کہ ہر احمدی اسے خریدے اور بچے وہ نظمیں پڑھیں اور یاد کریں۔ بچوں کی دینی اخلاقی تربیت اور سلسلہ کی تاریخ یاد کرنے کے لحاظ سے یہ نظمیں بہت ہی مفید ہیں۔ کتاب کی قیمت ۲ روپے فی جلد ہے۔ منگوانے کا پتہ محمد احمد اکیڈمی ۱۸ رام گلی نمبر ۳ لاہور رہے۔ ربوہ کے رہنے والوں کے لئے دفتر لجنہ اماء اللہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

واقفین زندگی طلباء متوجہ ہوں

جو واقفین زندگی طلباء اِس سال میٹرک، ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے وغیرہ کے امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں نتیجہ نکلنے پر فوراً وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

بزرگان سلف

حضرت امام رازیؒ

ملک منور احمد - ربوہ

آپ کا نام محمد، ابو عبداللہ یا ابو الفضل کنیت اور فخر الدین لقب تھا۔ آپ کے والد کا نام عمر تھا اور وہ اپنے زمانہ کے بہت بڑے واعظ متکلم اور ادیب تھے اور خطیب کے لقب سے مشہور تھے اس وجہ سے امام رازی کو ابن الخطیب بھی کہا جاتا ہے۔ آپ ۲۵ رمضان ۵۴۳ھ رے میں پیدا ہوئے۔ جب تعلیم کے قابل ہوئے تو ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کرنا شروع کی ان کی وفات کے بعد ایک اور استاد کمال سمانی سے بھی علم سیکھا علم کلام اور فقہ کے بعد آپ نے علم حکمت کی طرف توجہ دی اور مراغہ میں ایک طویل مدت تک قیام کر کے اپنے استاد مجد جیلی سے علم کلام اور حکمت سیکھی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد امام صاحب نے مختلف مقامات کے سفر کئے جن میں آپ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ابتداء میں نہایت مفلسی اور تنگدستی تھے جس کی وجہ سے سفر میں آرام و راحت میسر نہ آیا۔ دوسری مشکل یہ تھی کہ اس زمانہ میں اسلامی ممالک میں مختلف فرقے موجود تھے جن میں اہم مناظرے اور جھگڑے ہوتے رہتے تھے اور یہی باتیں اظہار کمال کا بڑا ذریعہ سمجھی جاتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام صاحب جس شہر سے گذرتے ان مختلف فرقوں کے ساتھ مناظرہ کرنا پڑتا تھا۔

ان مناظروں کی وجہ سے امام صاحب کسی مقام پر اطمینان کے ساتھ قیام نہیں کر سکتے تھے۔ مخالفین کی شورش کی وجہ سے اس مقام کو چھوڑنا پڑتا تھا۔ خوارزم میں معتزلیوں کے ساتھ آپ کے مناظرے ہوئے ماوراء النہر کے سفر میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا جس کی وجہ سے مجبوراً آپ کو وطن رے واپس آنا پڑا۔ اس زمانہ کے مناظروں کا نقشہ مناظرات امام رازی میں درج ہے۔ ایک مناظرہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"مجھے شہر غزنہ میں جانے کا اتفاق ہوا اور اس شہر کا قاضی نہایت حاسد، کم علم اور کثیر التصنع شخص تھا، اس کے بعد مجھے مجلسوں میں جانے کا اتفاق ہوا جس میں قاضی غزنہ کے عوام کی ایک جماعت کو لیکر آیا اور ان کو حکم دیا کہ جب میں گفتگو کروں تو وہ اس کی طرف سے شور و شغب کریں۔

(بحوالہ امام رازی مصنفہ مولانا عبدالسلام ندوی ص۵)

امام صاحب نے ہندوستان کا بھی سفر کیا جس کی تفصیل نہیں ملتی۔ خوارزم اور ماوراء النہر کے بعد غربت اور فلاکت کا دور ختم ہو گیا اور دولت مندی اور فارغ البالی کا دور شروع ہو گیا۔ جس کی وجہ یہ ہوئی کہ رے میں ایک نہایت دولتمند طبیب تھا۔ جس کی دو لڑکیاں تھیں وہ طبیب جب مرض الموت میں مبتلا ہوا تو اپنی دونوں لڑکیوں کی شادی امام صاحب کے دو لڑکوں سے کر دی اور جب مر گیا تو اسکی تمام دولت امام صاحب کے ہاتھ آگئی اور

اور وہ بہت دولت مند ہو گئے۔ مال و دولت کے ساتھ اعزاز میں بھی اس قدر ترقی ہوئی کہ جہاں جاتے تھے امیر و غریب سب ان کی ملاقات و زیارت کو آتے تھے۔ چنانچہ جب وہ ہرات تشریف لے گئے تو وہاں کے تمام علماء صلحاء اور امراء و سلاطین ان کی ملاقات کے لئے آئے۔ شیخ نجم الدین کبریٰ سے ملاقات کے بعد آپ نے خلوت نشینی اختیار کی اور روحانی برکات حاصل کیں۔ سلطان شہاب الدین غوری کے دربار میں بہت سے علماء، فضلاء اور شعراء نے تربیت پائی امام فخر الدین رازی مستقلاً اس کے لشکر گاہ میں قیام رکھتے تھے اور ہفتہ وعظ کہتے تھے۔

۶۰۲ھ میں جب سلطان شہاب الدین غوری کو قتل کر دیا گیا۔ تو بعض مفسدوں نے امام صاحب کو سازش قتل کا بانی قرار دیا اس پر اس قدر شورش برپا ہوئی کہ لوگوں نے امام صاحب کو قتل کرنا چاہا آپ نے سلطان شہاب الدین کے وزیر موید الملک کے ہاں پناہ لی۔ محمد بن تکش خوارزم شاہ آپ کا شاگرد رہا اور جب وہ بادشاہ بنا تو اس کے دربار میں امام صاحب کو اس قدر عزت حاصل ہوئی جو کسی کو اسکے دربار میں حاصل نہ تھی۔

آپ کا ایک بڑا مشغلہ درس و تدریس تھا۔ جب کوئی علمی مسئلہ چھڑتا تھا اس کے متعلق شاگرد بحث کرتے تھے۔ جب کوئی مشکل مسئلہ پیش آجاتا تو امام صاحب خود اس میں حصہ لیتے تھے۔ درس و تدریس کے ساتھ ان کا دوسرا اہم مشغلہ مختلف فرقوں کے شکوک و شبہات کا ازالہ تھا۔ ہرات میں ان کی مجلس میں مختلف مذاہب اور عقائد کے لوگ آکر سوالات کرتے تھے اور وہ ہر ایک کا جواب خوبی کے ساتھ دیتے تھے۔ اخیر میں وعظ بھی کرنے لگتے تھے اور ان کی مجلس وعظ میں عام و خواص سب شامل ہوتے تھے وعظ کی حالت میں ایک روز سلطان شہاب الدین غوری کو کہا۔

"اے دنیا کے بادشاہ نہ تیری سلطنت باقی رہے گی
اور نہ رازی کا تعلق و نفاق ہم سب کو خدا کے پاس
واپس جانا ہوگا (امام رازی ص۱۵)

آپ اپنے وعظ میں علم کلام اور فلسفہ کے نہایت دقیق مسائل بھی بیان کیا کرتے تھے۔ امام صاحب نے ۶۰۶ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں ہرات میں وفات پائی اور ہرات یا مزداخان میں دفن ہوئے بعض کا خیال ہے کہ گھر میں ہی دفن کئے گئے۔ کہتے ہیں بعض لوگوں نے مخالفت کی وجہ سے امام صاحب کو زہر دلوایا اور اسی زہر کے اثر سے انہوں نے وفات پائی۔

امام صاحب عمر بھر تصنیف و تالیف میں مصروف رہے اور تقریباً ہر فن میں کتابیں لکھیں آپ کی کتب عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں ہیں آپ کی تفسیر بہت مشہور ہے جس کا نام تفسیر کبیر ہے لیکن خود امام صاحب نے اس کا نام مفاتیح الغیب رکھا تھا وہ اس کو باریک خط میں بارہ جلدوں میں لکھا تھا۔ آپ کی تصانیف مختلف علوم میں ہیں اور آپ نے کتب کی تصنیف میں گذشتہ علماء کی کتب سے بھی استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ فلسفہ و حکمت میں انہوں نے بوعلی سینا اور فارابی کی تصانیف سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آپ کی تفسیر میں عقلی و نقلی دونوں طور سے بیان ہے آپ کی کتب میں مسلمانوں کی تصنیفی تاریخ کا ایک نیا دور شروع ہوا کیونکہ امام صاحب نے تصنیفات میں ایک نیا انداز بیان شروع کیا۔ آپ مشکل سے مشکل مسائل کو سہل اور آسان طریقہ سے بیان کرتے ہیں۔ امام صاحب کی تصنیف و تالیف کا زمانہ نہایت بے اطمینانی اور پریشانی میں گذرا اور اس کا اظہار تفسیر کبیر میں آپ نے جا بجا کیا ہے۔ آپ مسائل کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور اعتراضات کے جوابات دیتے ہیں۔ امام صاحب کی کتب ۹۰ سے زائد ہیں جو آپ نے مختلف علوم سے متعلق تصنیف کیں۔

وقف جدید کی عظیم الشان تحریک کے متعلق ایک کتابچہ

نظامت وقف جدید مال کی طرف سے ایک کتابچہ شائع ہوا ہے۔ جس میں وقف جدید کی غرض و غایت وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علیہ السلام کے متعلق پر شوکت الفاظ اور خلفاء سلسلہ احمدیہ کے ارشادات کو ایک ترتیب کے ساتھ اس میں یکجا کر دیا گیا ہے۔

جن جماعتوں کو اس کتابچے کی ضرورت ہو وہ ناظم صاحب مال وقف جدید کو لکھیں۔ تاکہ انہیں روانہ کر دیا جاوے۔

(ناظم مال)

تریاق الٹھرا۔ الٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- نورِ منظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵/- خورشید یونانی دواخانہ جنرل ربوہ فون ۲۸

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارھویں جماعت میں داخلہ کی درخواستیں کالج کے فارم پر مع اصل پروویژنل سرٹیفکیٹ و تین عدد فوٹو ۳۰ جولائی تک پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس دفتر کالج سے مل سکتا ہے غیر مکمل فارم قبول نہ ہوگا۔ صرف فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے والے طلباء ہی سائنس گروپ میں داخل ہو سکیں گے۔ محدود سیٹیں ۵۵ تا ۶۰ فیصد نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کے لئے بھی رکھی گئی ہیں۔ لیکن ان امیدواروں کو مضامین سائنس میں ٹیسٹ دینا ہوگا۔ آرٹس گروپ میں ۵۰ فیصد سے کم نمبر لینے والے امیدوار انگریزی کا ٹیسٹ دے کر داخل کئے جائیں گے۔ بغیر ٹیسٹ کے داخل ہونے والے طلبہ ۲۵۔ جولائی صبح ۹ بجے انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔

ٹیسٹ میں شامل ہونے والے امیدوار ۲۵ جولائی کو ساڑھے آٹھ بجے سے قبل کالج ہال میں پہنچ جائیں۔ دوسرے دن ۲۶ جولائی کو صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ان تمام امیدواران کا انٹرویو ہوگا جس میں والد/سرپرست کا ساتھ ہونا ضروری ہے انٹرویو میں حاضر ہونا ہر امیدوار کے لئے لازمی ہے۔ (پرنسپل)

اعلان داخلہ طبیہ کالج ربوہ

احباب کو علم ہوگا کہ گذشتہ دو سال سے ربوہ میں طبیہ کالج کا اجراء ہو چکا ہے۔ اب نئے سال کا داخلہ ۲۵ اگست ۱۹۵۰ء سے شروع ہو رہا ہے یہ ادارہ گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے کورس چار سالہ ہے۔ معیار داخلہ میٹرک ہے۔ قابل اساتذہ۔ بہترین ماحول اور تعلیم۔ ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام ہے اخراجات ہوسٹل و کالج درجہ ذیل ہیں۔

طب سے شغف رکھنے والے احباب کے لئے بہترین موقع ہے۔ مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس دفتر کالج سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ
اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) ۲۵ جولائی سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۲۳ جولائی تک دفتر ہذا میں پہنچ جائیں (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے حاصل کریں) ہر گودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لازمی ہوگا۔

انٹرویو:۔ روزانہ ۸ بجے صبح سے ایک بجے بعد دوپہر تک۔

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات! اعلیٰ تعلیم اور پاکیزہ اسلامی ماحول۔ نیز ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

ایک الوداعی تقریب

مجلس خدام الاحمدیہ کے ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۷ (ر وفا (جولائی) ۱۳۲۹ھ چھ بجے شام مہتمم مقامی مکرم چوہدری سلطان محمود صاحب انور کو الوداع کہنے کی غرض سے ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ کے علاوہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور بعض دیگر مرکزی عہدیداران نے بھی شرکت فرمائی۔

اجلاس کی صدارت محترم صدر صاحب نے فرمائی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم حبیب علی صاحب ظفر نائب مہتمم مقامی نے مکرم چوہدری سلطان محمود انور کی خدمت میں مجلس مقامی کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس میں آپ کی دینی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو پرخلوص دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا گیا۔ محترم انور صاحب عنقریب بطور مربی سلسلہ کراچی تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور قیادت مقامی کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ مکرم انور صاحب نے ایڈریس کا جواب دیا۔ بعدہٗ صدر محترم نے عہدیداران کو ان کے فرائض کی طرف کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ حدیث کی روشنی میں متوجہ فرمایا اجتماعی دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

عباسیہ کارپوریشن سرگودہا کا ٹائم ٹیبل

سیالکوٹ سے سرگودہا		سرگودھا سے سیالکوٹ	
پہلا ٹائم :-	۵½ بجے صبح	پہلا ٹائم :-	۵-۳۰ صبح
دوسرا ٹائم :-	۷ بجے صبح	دوسرا ٹائم :-	۷-۰۰ صبح
تیسرا ٹائم :-	۱۲ بجے دوپہر	تیسرا ٹائم :-	۸-۰۰ صبح
چوتھا ٹائم :-	۲ بجے بعد دوپہر	چوتھا ٹائم :-	۹-۳۰ بجے صبح
پانچواں ٹائم :-	۲½ بجے بعد دوپہر	پانچواں ٹائم :-	۱۲½ بجے بعد دوپہر
چھٹا ٹائم :-	۴ بجے شام	چھٹا ٹائم :-	۲ بجے بعد دوپہر

نوٹ:- ایک ٹائم صبح ۱۵-۶ بجے سرگودہا سے بڑے گوجرانوالہ اور گوجرانوالہ سے چلنے والے ایک بجے بعد دوپہر سرگودہا کے لئے بھی چل رہا ہے (مینیجنگ ڈائریکٹر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور کو

یاد رکھیں

ربوہ سے لاہور کیلئے وقت کی پابند عوام کی پسند عوامی سروس

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ربوہ سے لاہور	۶ صبح	۷	۹-۱۵	۱۰-۱۵	۱۱-۳۰	۱۳-۴۵	۲-۱۵	۳-۴۵	۵-۴۵ شام
لاہور سے ربوہ	۵-۳۰	۷-۴۰	۱۱-۳۰	۱۱-۴۰	۳-۴۰	۳-۳۰	۳-۰۰	۶-۰۰	(ایکسپریس ٹائم)

ہمیشہ عوامی ٹرانسپورٹ کی نئی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار سٹاف موجود ہے۔

(مینیجر محمد علی ظفر۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ رحمت بی بی صاحبہ مورخہ ۱۷ کو بوقت سات بجے صبح فضل عمر ہسپتال میں فوت ہو گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان جماعت مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرما دیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور باقاعدہ تہجد بھی التزام سے پڑھتی ہیں۔ جنازہ محترم قاضی محمد ندیم صاحب لائلپوری نے پڑھا۔ جسکے بعد مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

(خاکسار عبدالحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صدر کوٹ گیرو ضلع ساہیوال)

امتحانات خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات ۱۲ اگست ۵۰ء کو منعقد ہو رہے ہیں۔ قائدین مجالس خدام کو ان امتحانات کے لئے تیار کریں۔

(مہتمم تعلیم)

سابق چیف جسٹس آف پاکستان
محترم جناب محمد منیر صاحب تحریر فرماتے ہیں:-
تریاق سلیمانی اچورن کھانے کی میز پر پڑی رہتی ہے۔ مزیدار ہے اور فائدہ بخش ہے۔
تیار کردہ: حکیم حمید احمد اختر المنار دواخانہ ربوہ

ھوالشافی
بے بی ٹانک
مکرم چوہدری احمد علی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ تحریر فرماتے ہیں "مکرم ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی کا "بے بی ٹانک" میں نے دس سال سے بچوں کو دانت نکالنے کے دوران استعمال کروا رہا ہوں اپنے اور دیگر عزیزوں کے بچوں کو استعمال کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید پایا ہے بچے عموماً محسوس تک نہیں کرتے کہ دانت نکال رہے ہیں نہ اسہال آتے ہیں نہ آنکھیں دکھتی ہیں۔ عام صحت بھی معمول کے مطابق رہتی ہے دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں" بڑا پیکنگ نیٹ روپے چھوٹا پیکنگ سوا روپیہ
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ھوالشافی
بواسیر
پائلز کیور
خوفناک ہو کہ بادی، عہد حاضر کا زود اثر، مکمل اور سائنٹیفک علاج
مکمل کورس ۱۰/- روپے
ڈاک خرچ ۵۰ — ۱ روپے
مخونہ کی خوراک مفت
پیشکردہ:- کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

حب اکھیرا رجسٹرڈ
مرض اکھڑا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/- روپے
فی تولہ ۲/- روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۱۲
و
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

حب جند
بیش قیمت اجزاء کا مرکب
چند روزہ استعمال سے کایا پلٹ جاتی ہے
دل و دماغ اور اعصاب پر یکساں اثر ڈال کر نئی زندگی پیدا کرتے ہیں اکسیر ہے نیند کے اڑ جانے مالیخولیا۔ وہم خوف اور سر چکرانے نیز عورتوں کو ہسٹیریا کی مرض میں لاجواب قیمت ۸۰ گولی ۲۵/- روپے
تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ

درخواست دعا
محترم شیخ سلطان علی صاحب دارالیمن ربوہ چند یوم سے عارضہ قلب سے شدید بیمار ہیں۔ گو حالت اب خطرہ سے باہر ہے لیکن تاحال تکلیف جاری ہے کمزوری بھی زیادہ ہے اور وقفہ وقفہ کے بعد بیماری شدت بھی اختیار کر جاتی ہے احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ آمین
(سلطان احمد پیر کوٹی ربوہ)

مرغی خانہ
کھونے کے لئے متواتر انڈے دینے والی بہترین وائٹ لیگھارن نسل کے یکروزہ چوزے
خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں
ریٹ یکروزہ چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ
تین ہفتہ کی پٹھیاں ۴۳۰ روپے سینکڑہ
تین ہفتہ کے مرغ ۸۰۰ روپے سینکڑہ
(منیجر)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان** ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف چھ روپے
(منیجر)

شفا خانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا تیار کردہ
سُرمہ نور و نورانی کاجل دیگر مجربات
افضل برادرز گولبازار ربوہ
سے مل سکتے ہیں

جائداد کی خرید و فروخت کیلئے
نظارت امور عامہ کی اجازت سے
آپ کی جائداد کی خرید و فروخت رہن اور مرمت وغیرہ کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔ ایم احمد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ روپے
سالانہ چندہ صرف ۲/-
(منیجر)

ہمارا ضمون
پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم
تیار کردہ حکیم نذیر احمد مہتاج الاطباء
ملنے کا پتہ:- دواخانہ ہمارا ضمون رجسٹرڈ ربوہ

احباب کیلئے
ضروری اطلاع
اصلی قاعدہ یسرنا القرآن
مصنفہ صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب
سن رائز آرٹ پریس لاہور کا مطبوعہ ہے
جبکہ
جعلی قاعدہ استقلال پریس لاہور کا
اصل قاعدہ ہی خریدیں۔
اور
نقالوں سے بچیں
منیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شریف احمد پراناڈہ چنیوٹ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

(از ۱۵ وفا تا ۲۲ وفا ۱۳۴۹ہش)

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ایبٹ آباد میں تشریف فرما ہیں حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن خون کے دباؤ میں کمی کی شکایت تا حال جاری ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(۲) حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۳) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی ۱۱ ماہ وفا سے ایبٹ آباد تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے ان کی طبیعت عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(۴) مورخہ ۱۷ وفا مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں بدظنی اور غیبت سے بچنے کی تلقین فرمائی اور بتایا کہ یہ دونوں برائیاں انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کس طرح سخت بگاڑ، فساد اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہیں۔ مومنوں کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ ان سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں۔

(۵) مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج گھانا مشن وہاں سات سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۱۰ جولائی کو چھ بجے شام چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لائے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپکو پُرخلوص طور پر اھلاً وسھلاً و مرحبًا کہا۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر اور مصافحہ و معانقہ کر کے کامیاب مراجعت پر آپ کو مبارکباد پیش کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور پیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان

اخبار مشرق مورخہ ۱۲ جولائی میں "ضرورت رشتہ" کے ماتحت ایک احمدی دوشیزہ کے لئے ایک احمدی لڑکے کا رشتہ طلب کرنے کا اعلان شائع ہوا ہے۔ جماعت کے دوستوں کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ایسے اعلانات جماعتی نظام کے نزدیک پسندیدہ نہیں اسلئے ایسے اعلانات اخبار الفضل میں بھی شائع نہیں کئے جاتے۔ جن لوگوں کو لڑکے یا لڑکی کا رشتہ درکار ہو انہیں شعبہ رشتہ ناطہ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور اخبارات میں اعلان نہیں کرنا چاہیئے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

انشاء اللہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اخاء ۱۳۴۹ہش / اکتوبر ۱۹۷۰ء کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء/اکتوبر (بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار) ربوہ میں منعقد ہوگا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخیں

۱۶، ۱۷، ۱۸ - اخاء ۱۳۴۹ہش

۱۶، ۱۷، ۱۸ - اکتوبر ۱۹۷۰ء

منظور فرمائی ہیں۔ تمام قائدین مجالس ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ ان کی مجلس کے زیادہ سے زیادہ خدام اس بابرکت اجتماع میں شامل ہوں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

نظارت اصلاح و ارشاد میں ایک انسپکٹر کی آسامی خالی ہے۔ احباب اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق سے نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا دیں۔ ریٹائرڈ مولوی فاضل کو ترجیح دی جائے گی۔

عبدالمالک خان

نائب ناظر اصلاح و ارشاد

ماہِ جولائی کا ماہنامہ الفرقان

ماہِ وفا (جولائی ۷۰ء) کا الفرقان خریداران کو بروقت پندرہ تاریخ کو بھجوا دیا گیا ہے اس میں آیت خاتم النبیین پر تدبر، کلیسیا کی طاقت کا نسخہ، شذرات، مدیر اہلحدیث کے ۱۰ اریہ کا جواب، حاصل مطالعہ، فوٹو کے متعلق مودودی صاحب کا فتویٰ اور رعمل، ایک ضروری وضاحت، علماء کے ۲۲ نکات وغیرہ اہم مقالات ہیں۔ مفید نظمیں بھی ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا لائبیریا کا عمدہ فوٹو بھی ہے۔ آسمانی نوشتہ اور اس کا شاندار ظہور بھی ایک ایمان افروز مضمون ہے۔ سوالات کے جوابات بڑی ہیں۔ اگر کسی خریدار دوست کو ۲۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو وہ دوبارہ بلا قیمت طلب فرما سکتے ہیں۔ اسکے بعد قیمتاً طلب فرمائیں۔ عام بقایاداران کے نام تا وصولی چندہ رسالہ روک لیا گیا ہے۔ ۱۰ کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے جو پیشگی آنا ضروری ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

آپ کو کتنے پرچے درکار ہیں

امسال خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات ۱۴ اگست ۷۰ء کو منعقد ہو رہے ہیں لیکن ابھی تک اکثر مجالس کی طرف سے یہ مطالبہ موصول نہیں ہوا کہ ان کو مختلف امتحانات کے کس قدر تعداد میں سوالیہ پرچہ جات درکار ہیں۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ سوالیہ پرچہ جات کے مطالبے خاکسار کو فوری طور پر بھجوا دیں۔ چھوٹی اور بڑی سب مجالس اس طرف توجہ فرمائیں۔

مہتمم تعلیم

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴